السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(آج کل بعض مساجد میں روئی بھرے گدے یا موٹے قالین بچھے ہوتے ہیں، کیاان پر سجدہ کرنااور نماز پڑھنا جائز ہے؟ (ایک سائل از سیالکوٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روئی کے گدے پر نماز پڑھنی افضل نہیں،تاہم بدووجہ جائز ہے: اول یہ کہ خودرسول اللہ ﷺ سے روئی کیک چٹائیوں، بستروں اور کھجوروں کے پتوں کی صفوں پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری باب الصلوٰۃ علی الحصیر، باب الصلوٰۃ علی الخمرۃ اورباب الصلوٰۃ علی الفراش (ص۵۵ ج ۱) سے ثابت ہے۔ چنچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: «قُومُوا فَلِأُصَلِّ لَكُمْ» قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا، قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْتُ وَاليَتِيمَ وَرَاءَهُ، وَالعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ۔ (صحیح مسلم: باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ والصلوٰۃ علی حصیر وخمرۃ ص۲۳۴ ج ۱۔ صحیح بخاری: ص۵۵ ج ۱

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری نانی ملیکہ نے نبی ﷺ کو کھانے کی دعوت پر بلایا۔ آپ جب کھانا تناول فرماچکے تو فرمایا چلو میں تم کو نفل نماز پڑھادوں۔ ہماری چٹائی کثرت استعمال کی وجہ سے میلی ہوچکی تھی، میں نے اسے پانی کے چھینٹے لگادیے۔ آپ اس پر کھڑے ہوگئے، میں اور یتیم (ضمیرہ بن ابی ضمیرہ) آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوگئے اور بڑی بی (ملیکہ رضی اللہ عنہا) ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں اور یوں آپ نے ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی۔''

امام نوویؒ اس حدیث سے مسائل کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(فِيهِ جَوَازُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ وَسَائِرِ مَا تُنْبِتُهُ الْأَرْضُ وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ خِلَافِ هَذَا مَحْمُولٌ عَلَى اسْتِحْبَابِ التَّوَاضُعِ بِمُبَاشَرَةِ نَفْسِ الْأَرْضِ۔ (نووی: ص۲۳۴ ج ۱

''اس حدیث میں چٹائی پر اور ہر اس چیز پر نماز پڑھنے کا جواز ہے جسے زمین اگاتی ہے اور اس پر علماء کا اجماع بھی ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے مٹی پر سجدہ کو ضروری قراردینے کی بات تواضع اور عاجزی پر محمول ہے۔''

شریعت کے ماہرین پر یہ بات مخفی نہیں کہ ہرچند کہ گدا روئی اور کپڑے کے مجموعہ سے عبارت ہے۔ تاہم دونوں اپنی اصلیت کے لحاظ سے زمین ہی کی پیداوار ہیں۔ جب زمین سے اگنے والی دوسری تمام چیزوں پر نماز جائز ہے تو پھر گدے پر کیوں نماز جائز نہ ہوگی۔

(۔ عن عبداللہ بن شداد عن میمونۃ قالت کان النبی ﷺ یصلی علی الخمرۃ۔ (صحیح بخاری: ص۵۵ ج ۲۱

''ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔''

حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

(وَالْخُمْرَةُ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَسُكُونِ الْمِيمِ قَالَ الطَّبَرِيُّ هُوَ مُصَلًّى صَغِيرٌ يُعْمَلُ مِنْ سَعَفِ النَّخْلِ سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِسَتْرِهَا الْوَجْهَ وَالْكَفَّيْنِ مِنْ حَرِّ الْأَرْضِ وَبَرْدِهَا فَإِنْ كَانَتْ كَبِيرَةً سُمِّيَتْ حَصِيرًا۔ (تحفۃ الاحوذی: ص۲۷۲ ج ۱، فتح الباری: ص۳۲۴ ج ۱

''خمرہ خا پر پیش اور میم ساکن کے سات پڑھی جاتی ہے۔ طبری لکھتے ہیں یہ کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے، چونکہ یہ چہرے اور ہتھیلیوں کو زمین کی گرمی اور سردی سے ڈھانپتی اور بچاتی ہے۔ اس لیے اس کو خمرہ (کرڑی) کہتے ہیں۔ اگر یہ بڑی ہو تو حصیر کہلاتی ہے۔''

حافظ ابن حجر کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ چٹائی پر نماز پڑھنے کی علت زمین کی گرمی اور سردی سے بچاؤ ہے اور مسجدوں میں سردیوں کے موسم میں گرم قالین اور گدے صرف اس لیے بچھائے جاتے ہیں کہ زمین کی سردی سے بچا جائے، لہٰذا ان پر نماز جائز ہے کیونکہ کھجور کی چٹائی اور گدے کی علت غائی ایک ہی ہے۔ کما لا یخفی علی مہرۃ الشریعۃ۔

۔ثانی یہ کہ اگرچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابراہیم نخعی، امام اسود اور ان کے اصحاب، طنافس (روئی دار چٹائیوں جو کہ فلالین اور تولیہ جیسی ہوتی ہیں) پر نماز پڑھنے کو مکروہ جانتے ہیں اور حضرت عمر بن ۲ عبدالعزیزؒ بھی ان کے ہمنوا ہیں جیسے کہ امام نوویؒ کے حوالہ سے اوپر لکھا گیا ہے۔ تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نہ صرف کپڑوں پر سجدہ کرنا ثابت ہے بلکہ ان سے عمامہ پگڑیوں اور ٹوپیوں پر سجدہ کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

(باب السجود على الثوب وقال الحسن كان القوم يسجدون عَلَى الْعَمَامَةِ وَالقلنسوة وَيَدَاهُ فِي كُمِه (ص ۵۶ ج ۱

کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان اور حسن بصریؒ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کرلیتے تھے اور ہاتھ آستین میں ہوتے ۔ ازاں بعد امام بخاری یہ حدیث لائے ہیں :

(۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : «كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ» (صحیح بخاری : ص ۵۶ ج ۱ ۱

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر آدمی گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑے کے دامن پر سجدہ کرتا ۔''

حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

وَفِي الْحَدِيثِ جَوَازُ اسْتِعْمَالِ الثِّيَابِ وَكَذَا غَيْرُهَا فِي الْحَيْلُولَةِ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ الْأَرْضِ لِاتِّقَاءِ حَرِّهَا وَكَذَا بَرْدُهَا وَفِيهِ إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ مُبَاشَرَةَ الْأَرْضِ عِنْدَ السُّجُودِ هُوَ الْأَصْلُ لِأَنَّهُ عَلَّقَ بَسْطَ الثَّوْبِ بِعَدَمِ الِاسْتِطَاعَةِ۔ (فتح الباری : ص ۴۱۴ ج ۱، طبع جدید ص ۶۵۰ ج ۱)

''اس حدیث کے مطابق زمین کی گرمی اور سردی سے بچنے کے لیے کپڑے اور اسی طرح کسی اور چیز پر سجدہ کرنا جائز ہے، تاہم اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ سجدے کا اصل حکم یہ ہے کہ بلا کسی حائل کے زمین کی دھوڑی پر سجدہ کیا جائے ورنہ جملہ من شدۃ الحر کا کوئی مفاد نہیں رہتا ۔

۔ وعن أبي الدرداء قال أبالي لو صليت على خمس طنافس ۔ ۲

(رواہ البخاری فی تاریخہ ورواہ ابن ابی شیبۃ عنہ بلفظ ست طنافس بعضها فوق بعض ۔ (نیل الاوطار : ص ۱۴۴ ج ۲

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں پانچ یا چھ روئیں وار (فلالین اور تولیہ کی قسم کی) چادروں کے تھان پر نماز پڑھ لوں تو میری نماز پھر بھی ادا ہو جائے گی ۔''

(۔ وَرَوَى ابن ابی شیبہ عَنِ ابن عباس أَنَّہ صَلَّى عَلَى طَنْفُسَۃ۔ (نیل الاوطار : ص ۱۴۴ ج ۳۲

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روئیں دار چادر پر نماز پڑھی تھی ۔ اسی طرح حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ، حسن بصریؒ، مرۃ الہمدانیؒ اور قیس بن عبادہ وغیرہ سے مروی ہے ۔ (حوالہ مذکور''

امام شوکانی فرماتے ہیں :

(وَإِلَى جَوَازِ الصَّلَاةِ عَلَى الطَّنَافِسِ ذَهَبَ جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ وَالْفُقَهَاءِ كَمَا تَقَدَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسُطِ۔ (نیل الاوطار : ص ۱۴۴ ج ۱

''جمہور علماء اور فقہاء طنافس (روئی دار چادروں) پر نماز کے جواز کی طرف گئے ہیں ۔''

جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث اور حضرت ابوالدرداء، حضرت ابن عباس، حضرت ابووائل اور حضرت حسن بصریؒ کے فتویٰ کے مطابق کپڑوں، فلالین اور تولیہ کی قبیل کی چادروں اور پھر مرہ ہمدانی اور قیس بن عباد کے مطابق روئی کے نمدوں پر نماز جائز ہے تو روئی کے گدے پر بھی جائز ہوگی ۔ کیونکہ روئی دار گدا اپنی علت غائی کے لحاظ سے روئی دار چادروں کے تھان کے حکم میں ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین یعنی جس طرح روئیں دار چادروں کا تھان نرم اور آرام دہ ہونے کے ساتھ ساتھ زمین کی سردی سے بچاتا ہے، روئی کا گدا بھی نرم اور آرام دہ ہونے کے ساتھ ساتھ سردی سے بچاتا ہے ۔ اور روئی کے نمدے اور گدے کا تو یکجان دو قالب والا معاملہ ہے ۔ لہٰذا ان آثار کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ روئی کے گدے پر بھی نماز جائز ہے ۔ مگر ہاں جامع ترمذی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے :

(فقال يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ ۔ (تحفۃ الاحوذی : ص ۲۹۷ ج ۱ باب ماجاء فی کراھیۃ النفخ فی الصلوہ ۔

''نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے افلح! سجدے میں اپنے چہرے کو مٹی پر رکھو ۔''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا راوی میمون ابوحمزہ الاعور ہے جسے امام بخاری نے لیس بالقوی، امام احمد بن حنبلؒ نے متروک، امام نسائی نے لیس بثقۃ اور امام دارقطنی نے ضعیف کہا ہے ۔ کذا فی المیزان والتقریب، ص ۳۵۴ (تحفۃ الاحوذی : ص ۲۹۷ جلد ۱) اور دوسرا راوی ابوصالح ہے جو متکلم فیہ ہے ۔

دوسرا جواب یہ ہے :

قَالَ الْعِرَاقِيُّ : وَالْجَوَابُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى التُّرَابِ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِهِ تَمْكِينَ الْجَبْهَةِ مِنَ الْأَرْضِ، وَكَأَنَّهُ رَآهُ يُصَلِّي وَلَا يُمَكِّنُ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَأَمَرَهُ بِذَلِكَ، لَا أَنَّهُ رَآهُ يُصَلِّي عَلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ الْأَرْضِ فَأَمَرَهُ بِنَزْعِهِ۔ (نیل الاوطار : ص ۱۴۴ ج ۲)

''اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نبی ﷺ نے اس کو مٹی پر سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا بلکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ پیشانی کو اچھی طرح زمین پر رکھو ۔ گویا آپ نے دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی کو اچھی طرح زمین پر نہیں رکھتا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کو یہ ہدایت فرمائی تھی، آپ کا یہ مطلب نہ تھا کہ وہ جس چیز پر نماز پڑھ رہا ہے اسے نیچے سے اٹھا دے ۔''

خلاصہ کلام یہ کہ اگرچہ تواضع کے طور پر زمین کی دھوڑی پر سجدہ کرنا افضل ہے، تاہم سردی سے بچنے کے لیے روئی کے ہلکے پھلکے گدے پر نماز پڑھنا اور اس پر سجدہ کرنا جائز ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص387

محدث فتویٰ